جلد ۲۲ | مورخہ ۶ محرم ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۰۔ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۸۔ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر وعافیت ہے:۔

۷۔ اپریل۔ خان صاحب میاں محمد عبد اللہ خان صاحب معہ اہل وعیال مالیرکوٹلہ تشریف لے گئے۔

۷۔ اپریل مولوی ارجمند خان صاحب نے اپنی دوسری شادی کی تقریب پر دعوت ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ احمدی احباب کافی تعداد میں مدعو تھے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ خان صاحب موصوف کو نیک اولاد عطا کرے:۔

۷۔ ۸۔ تاریخ خوب زور کی بارش ہوئی۔ اولے بھی پڑے:۔

۷۔ اپریل۔ محلہ دار الرحمت میں ایک مکان کے پاس گڑھے میں بارش سے جو پانی جمع ہوگیا تھا۔ اس میں ایک دو ڈیڑھ سال کی لڑکی ڈوب کر مر گئی:۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب۔ اور مولوی عبد المالک خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کو بلاچور۔ اور کاٹھ گڑھ بہ سلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے

فرمایا:۔ انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں یہی رہا ہے۔ کہ وہ پیشگوئیوں کے دیئے جانے پر بھی اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر سچا ایمان رکھ کر بھی دعاؤں کے سلسلہ کو ہرگز نہ چھوڑتے تھے۔ اس لیے کہ وہ خدا تعالےٰ کے غناء ذاتی پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور مانتے ہیں۔ کہ خدا کی شان لایدرک ہے۔ اور یہ سوء ادب ہے۔ کہ دعا نہ کی جائے۔ لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے اضطراب سے دعا کر رہے تھے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ حضور! اب دعا نہ کریں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو فتح کا وعدہ دیا ہے۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا میں مصروف رہے۔ بعض نے اس پر تحریر کیا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ نہ تھا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ اور ہر کہ عارف تر باشد خائف تر باشد وہ معرفت آپ کو اللہ تعالےٰ کے غناء ذاتی سے ڈراتی تھی۔ پس دعا کا سلسلہ ہرگز چھوڑنا نہیں چاہیئے؛

(الحکم ۱۰۔ مئی ۱۹۰۲ء)

۱۱ اپریل کو روزہ رکھا جائے

حضرت امیر المومنین کی اس تحریک کے رُو سے جس کی تشریح حضور حال ہی کے ایک خطبہ جمعہ میں بھی فرما چکے ہیں۔ جو تھا روزہ ۱۱ اپریل کو رکھنا چاہئے اور تہجد پڑھکر خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ دعاؤں کا سلسلہ دوسرے ایام میں بھی خصوصیت سے جاری رکھنا چاہئے۔

مجلس مشاورت میں شمولیت

اس سال مجلس مشاورت ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل کو منعقد ہو گی۔ تمام احمدی جماعتوں کو اپنے بہترین نمائندے شرکت کے لئے ضرور بھیجنے چاہئیں۔ کیونکہ نہایت اہم اور ضروری معاملات پر غور و فکر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

بزم احمدؐ کے جلسہ میں پولیس کی مداخلت

مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف اظہار ناراضگی

۱۹۳۳ء سے طلباء جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کی ایک مذہبی انجمن بزم احمدؐ کے نام سے قادیان میں قائم ہے۔ اس کا جلسہ ہفتہ واری ہم لوگ پرائیویٹ طور پر مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں کرتے ہیں۔ ۵ اپریل بروز جمعہ حسب دستور اس کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ رکھا گیا تھا۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل ہی ایک ہیڈ کانسٹبل معہ اور چار آدمیوں کے آموجود ہوئے۔ ہم نے اس آرڈر سے جو کہ مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ کی طرف سے ان کو دیا گیا تھا انہیں داخل ہونے دیا۔ چونکہ ہمیں یہ سخت ناگوار گزرا۔ کہ ہماری ایک پرائیویٹ مذہبی مجلس میں یہ لوگ مداخلت کر رہے ہیں اسلئے ہم نے جلسہ کی کارروائی بند کر دی۔ اور صرف اس آرڈر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اور قرارداد پاس کی گئی۔ (سیکرٹری)

ینگ مینز ایسوسی ایشن قادیان کا عظیم الشان جلسہ

قادیان۔ ۷ اپریل۔ ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کا اجلاس عام ۷ اپریل بعد نماز مغرب زیر صدارت چودھری یوسف خان صاحب بی۔اے ایل ایل بی پلیڈر مسجد محلہ دار الرحمت میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت کافی تھی شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔ چودھری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے تقریریں کیں۔ تمام مقررین نے اپنی تقریریں لکھی ہوئی تھیں۔ جو جلسہ میں پڑھکر سنا دی گئیں۔ صاحب صدر نے بیان کیا۔ کہ چونکہ پولیس کے نااہل اور بعض بد دیانت رپورٹر درست تقریریں نوٹ نہیں کرتے۔ اور افسران بالا کو غلط رپورٹیں بھجوائی جاتی ہیں اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ تمام مقررین اپنی اپنی تقریریں لکھکر سنائیں۔ تقریریں سُننے کے بعد حاضرین میں سے بعض معززین کے تصدیقی دستخط بھی کرائے گئے۔ اس جلسہ میں چند ریزولیوشنز بھی پاس ہوئے۔ جو اگلے پرچہ میں درج کئے جائیں گے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۶ و ۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	ابراہیم صاحب ضلع سیالکوٹ	۴	رشیدہ خاتون صاحبہ پٹیالہ اسٹیٹ
۲	شیخ یوسف۔ سالٹ پانڈ سابق Kafi Aukuma.	۵	اکبر علی صاحب۔ ضلع گجرات
		۶	سکینہ بی بی صاحبہ فیروزپور
۳	علی صاحب سالٹ پانڈ سابق Kwa Maroaka	۷	غلام قادر صاحب ریاست بہاولپور
		۸	نواب بی بی صاحبہ لائل پور

پنجاب یونیورسٹی کے مقررہ کورس کے درس میں بھی پولیس کی مداخلت

۶ اپریل۔ غرفۃ العلماء نے مولوی فاضل کا امتحان قریب آجانے کی وجہ سے بورڈ پر اعلان کیا۔ کہ عشاء کے بعد موطا، بخاری اور ترمذی کا باقاعدہ درس ہوا کرے گا۔ مولوی فاضل کلاس کے طلباء درس سے مستفید ہوں لیکن غرفۃ العلماء کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ رات کے دس بجے ایک ہیڈ کانسٹبل اور ایک کانسٹبل باوردی ہتھکڑیاں لئے معہ ایک نمبردار اور پٹواری کے مجسٹریٹ علاقہ کا آرڈر لیکر آدھمکے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اپنی کارروائی سے آگاہ کرو۔ طلباء نے کہا درس جاری ہے آپ بھی سن لیں۔ آخر وہ تھوڑی دیر بیٹھکر چلے گئے۔ گویا یونیورسٹی کے مقررہ کورس کا درس دینے پر بھی طلباء کریمنل لا امنڈمنٹ کی زد میں لائے گئے۔ (سیکرٹری غرفۃ العلماء)

مبارکباد

جماعت احمدیہ بھوپا جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب اور انکے خاندان کو انکی شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کو قوم کی بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے (محمد عبد الحق سیکرٹری)

احباب اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم کیلئے بھجوائیں

مدرسہ احمدیہ تعطیلات کے بعد ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو کھلے گا۔ جو دوست اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تشریف لاتے ہوئے ان کو اپنے ساتھ لیتے آئیں۔

اس مدرسہ میں صرف وہ طالب علم داخل کئے جا سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپر پرائمری کے درجہ چہارم کا امتحان پاس کیا ہو۔ داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء ہے۔

(عبدالرحمن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس کی ضرورت

تحریک جدید کے سلسلہ میں جو بچے قادیان خاص تربیت کے لئے آئینگے۔ ان کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی دان ہو۔ اور تہجد گزار۔ بچوں سے محبت رکھنے والا نرم طبیعت اور بچوں کی تربیت کا تجربہ رکھنے والا ہو۔ ایسے دوست اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں۔ تا انتخاب میں ان کو بھی ملحوظ رکھا جا سکے۔ چونکہ یہ انتخاب عنقریب ہونے والا ہے۔ لہذا دوست جلد اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۵ قادیان دارالامان مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ جلد ۲۲

سکھ معاصر "شیر پنجاب" کی غلط فہمی

جماعت احمدیہ نے کبھی قاتلوں کی حمایت نہیں کی۔

معلوم نہیں سکھ معاصر "شیر پنجاب" کو یہ غلط فہمی کیوں ہوئی۔ کہ احمدی بھی ان لوگوں کی حمایت کرتے ہیں۔ جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر ان بدزبانوں کے قتل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو ازراہِ شرارت اور فتنہ انگیزی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بے شک ایک مسلمان اپنے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس قدر محبت اور الفت رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا غیر مسلموں کے لئے ناممکن ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کو دیکھ کر ہر ایک مسلمان کا دل وجگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اسلام نے اپنے پیرووں کو پُر امن رہنے اور قانون کا احترام کرنے کی جو بے مثال تعلیم دی ہے اس کے رُو سے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں بھی کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ مجرم کو سزا دینے کے لئے خود ہاتھ اٹھائے بلکہ یہ فرض حکومت کا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم بارہا اس بات کا ذکر کر چکے ہیں:۔

ان حالات میں ہم نے معاصر "شیر پنجاب" (۷ اپریل) کے یہ الفاظ نہایت حیرت اور افسوس کے ساتھ پڑھے کہ

"جب سوامی شردھانند، مہاشہ راجپال اور مہاشہ نتھو رام کو غیر ذمہ وار ان پڑھوں نے قتل کیا۔ تو قادیانیوں نے بھی دیگر متعصب اسلامی اخبارات کی تقلید میں قاتلوں کی حمیت اسلامی کی تعریف وحمایت کی"۔ کیونکہ ان میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وُہ قطعاً حقیقت سے دُور ہے

سوامی شردھانند اور مہاشہ راجپال کے قتل کے واقعات پر تو عرصہ گزر چکا ہے۔ مہاشہ نتھو رام کا قتل حال ہی میں ہوا۔ اور کراچی کا تازہ حادثہ اسی سلسلہ میں رونما ہوا ہے۔ اس قتل کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے آرگن "الفضل" نے جن خیالات کا اظہار کیا۔ وُہ یہ تھے۔ کہ

"اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی مجرم کو کوئی شخص خود سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ خواہ جرم کتنا ہی رنجیدہ کیوں نہ ہو۔ مجرم کو سزا دینا ہر حالت میں حکومت کا کام ہے"۔ (الفضل ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء)

ایسے صاف اور واضح بیان کی موجودگی میں جو اسلام کی تعلیم کے متعلق صرف "الفضل" نے ہی دیا تھا۔ اور اس وقت دیا تھا جبکہ مسلمان اخبارات میں نتھو رام کے قاتل کی انتہائی تعریف وتوصیف کی جا رہی تھی۔ معاصر "شیر پنجاب" کا اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جانا۔ کہ "قادیانیوں نے بھی دیگر متعصب اسلامی اخبارات کی تقلید میں قاتلوں کی حمیت اسلامی کی تعریف وحمایت کی"۔ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ ہمارے نزدیک قطعاً یہ اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ کہ کسی کو کوئی شخص مجرم سمجھ کر خود سزا دینے پر آمادہ ہو جائے۔

معاصر "انقلاب" نے بھی حال میں اس کے متعلق ہمارے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"مجرمین کے جرائم کا فیصلہ اور ان پر سزا دہی کا نفاذ کلیتہً عدالتوں سے متعلق ہے۔ اسلامی شریعت نے کسی فردِ واحد کو یہ حق عطا نہیں کیا کہ وُہ بطورِ خود کسی مجرم کو سزا دیدے"۔

پس اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہے۔ تو غلطی کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس قسم کی غلطی کا جب کوئی شخص مرتکب ہوتا ہے۔ تو اس کی ذمہ داری اس کی نسبت ان لوگوں پر زیادہ عائد ہوتی ہے۔ جو دیدہ دانستہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہو کر فتنہ وشرارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور اگر ہندو چاہیں۔ تو ایسے لوگوں کے خلاف آواز بلند کر کے ان کو سر اٹھانے سے روک سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وُہ ایسا نہیں کرتے بلکہ اس کی بجائے ان کی تعریف وتوصیف کر کے انہیں شہید دھرم قرار دے کر۔ اور ان کی یادگاریں قائم کر کے اوروں کو اسی راہ پر چلنے کے لئے تیار کرتے رہتے ہیں:۔

ہم ذمہ وار ہندو اصحاب کو پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور اب پھر گزارش کرتے ہیں۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے جرم کا انسداد کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور سرگرمی سے اس کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ قتل وخونریزی کے وُہ واقعات جن کی وجہ سے ہندوستان کی فضا مکدر ہو چکی ہے۔ نہ صرف بند ہو جائیں گے بلکہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہو جائیں گے:۔

"احسان" کا عذرِ گناہ بدتر از گناہ

"احسان" نے فسخ بیعت کی فرضی اور جعلی فہرستیں شائع کرنے کا جو شرمناک شغل اختیار کیا تھا۔ اسے تو وُہ دو پرچوں سے زیادہ جاری نہیں رکھ سکا۔ اور جاری رکھ بھی کس طرح سکتا تھا جبکہ اسکی جعل سازی پوری طرح ثابت ہو گئی۔ البتہ اس نے اپنی صفائی میں ایک بیان شائع کرنا ضروری سمجھا ہے۔ مگر وُہ عذرِ گناہ بدتر از گناہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

مثلاً "احسان" لکھتا ہے:۔

"الفضل قادیان کے صفحات پر آئے دن ایسے مفروضہ ناموں کی طولانی فہرستیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خطوط کے ذریعہ یا دستی طور پر مرزا بشیر الدین محمود کی بیعت کی"۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر "الفضل" میں آئے دن شائع ہونیوالی فہرستیں مفروضہ ناموں پر مشتمل ہوتی ہیں اصل میں بیعت کرنے والے کوئی نہیں ہوتے۔ تو پھر "احسان" نے یہ اعلان کن لوگوں کے متعلق کیا تھا کہ "حسب ذیل حضرات نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ انہوں نے خلیفۂ قادیان کی بیعت فسخ کر دی ہے۔ غالباً یہ وُہی لوگ ہیں۔ جن کے نام "الفضل" میں تازہ بیعت کرنے والوں کی فہرست میں شائع ہوئے ہیں"۔

اگر "الفضل" میں بیعت کرنے والوں کے مفروضہ نام شائع ہوتے ہیں۔ تو پھر "احسان" کو فسخ بیعت کی اطلاع دینے والے کہاں سے پیدا ہو گئے "احسان" نے تو لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے جعلی فہرست شائع کی تھی۔ لیکن در اصل اس نے تسلیم کر لیا۔ کہ جو فہرستیں الفضل میں شائع ہوتی ہیں۔ وُہ مفروضہ نہیں ہوتیں۔ بلکہ اپنے اندر حقیقت رکھتی ہیں۔ اور اب اس بات کا انکار دروغگو را حافظہ نباشد کے ماتحت ہی کیا ہے:۔

"احسان" نے اس ندامت اور شرمندگی کو مٹانے کے لئے جو اسے جعل سازی کے پکڑے جانے پر اٹھانی پڑی ہے۔ ہم پر یہ بھی الزام لگایا ہے۔ کہ "ہم بعض سابقہ مرزائی گھرانوں کے زندہ ومردہ افراد اور حاضر وغائب اطفال وانات تک کے نام لکھ دیتے ہیں۔ اور اکثر نام زیبِ داستان کے لئے یونہی گھڑ لئے جاتے ہیں"۔

مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ "احسان" نے اس دعوے میں بھی محض جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ اور ہم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید پر عمل کرتے ہوئے اسے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وُہ الفضل میں شائع شدہ طولانی فہرستوں میں سے جو نام چاہے منتخب کر لے۔ اور پھر "احسان" کے مدیر ومہر دبیر بذات خود یا اپنے

امریکہ میں تبلیغ اسلام

سیرت النبی کے کامیاب جلسے۔ رسالہ مسلم سن رائز کی اشاعت۔ رمضان کے روزے اور نومسلمین۔ دیگر تبلیغی کوائف کا ذکر!

مولانا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ اسلام کے قلم سے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امریکہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اور تبلیغی کاموں میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔

تبلیغی دورہ اور مسلم سن رائز کی اشاعت

اکتوبر ۱۹۳۴ء کے آخر میں عاجز نے ایک تبلیغی دورہ کر کے مسلم سن رائز کے لئے چندہ فراہم کیا۔ دس روز میں، پانچ شہروں کا دورہ کیا۔ ہر شہر میں تقریریں بھی کرتا رہا۔ اور انفرادی تبلیغ بھی ہوتی رہی۔ مسلم سن رائز کے خریدار بھی پیدا ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اتنا چندہ وصول ہو گیا کہ میں رسالہ کا قرض ادا کر کے ایک اور نمبر شائع کرنے کے قابل ہو گیا۔ آئندہ کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو ہر سہ ماہی پر باقاعدہ رسالہ شائع کیا کرونگا۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی گرانقدر امداد

رسالہ سن رائز کو مضبوط کرنے میں ہمارے سلسلہ کے درخشندہ گہر جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا حصہ وافر ہے۔ ۱۹۳۳ء میں جب آپ امریکہ تشریف لائے۔ تو رسالہ کی امداد کے لئے ایک صد ڈالر دیئے تھے۔ امسال بھی آپ نے لنڈن سے ایک صد روپے ارسال کئے تھے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے دوستوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ نہ صرف خود اس کے خریدار بنیں۔ بلکہ اور دوسروں کو بھی بنا کر اس کے فنڈز کو مضبوط کریں۔ پرانے خریدار اپنے بقائے ادا کریں۔ انگریزی تعلیمیافتہ اہل قلم احباب مضمون ارسال کر کے اس عاجز کی مدد فرماویں۔

سیرت النبی کے جلسے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امریکہ کی تمام جماعتہائے احمدیہ نے نہایت کامیابی سے سیرت النبی کے جلسے منعقد کئے۔ شکاگو کا جلسہ خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ جو مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ کالے گورے نومسلمین اسلام سے دلچسپی رکھنے والے ترک شامی۔ ہندوستانی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بہت لوگ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے کھڑے رہے۔ جلسہ کا افتتاح ایک نومسلم نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اس کے بعد Mr. R. E. Barclay احمد رشید صاحب نے انگریزی نظم جو انہوں نے اذان پر لکھی تھی۔ سنائی۔

سات معززین نے حضرت سید ولد آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ مقررین سب کے سب اعلیٰ درجہ اور پایہ کے تھے۔ عاجز نے بھی ایک مختصر تقریر کی۔ اور حاضرین کے شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا

امریکہ میں رمضان شریف

عرصہ زیر رپورٹ میں رمضان شریف کا مبارک مہینہ آیا۔ میں نے خطوط کے ذریعہ مختلف جماعتوں کو اس کے متعلق ہدایات ارسال کیں احباب نے نہایت اخلاص سے روزے رکھے اور رمضان کے برکات سے مستفیض ہوئے۔ رمضان کے پہلے دو ہفتے میں نے Pittsburgh میں گزارے۔ اور آخری دو ہفتے شکاگو میں۔ ہر دو شہروں میں نماز تراویح ادا کر کے درس قرآن دیتا تھا۔ مخلصین دور دور سے خرچ کر کے شدت کی برف باری اور سردی میں نماز تراویح اور درس القرآن میں شامل ہونے کے لئے آتے رہے۔

اس ملک کے لوگ دیر تک اور متواتر ہر ایک کسی مذہبی کام میں حصہ لینے کے عادی نہیں ہیں۔ حتےٰ کہ آدھ گھنٹہ بھی مذہبی تقریر سننے سے گھبرا جاتے ہیں۔ مگر احمدی نہایت اخلاص سے دینی امور میں مسلسل حصہ لیتے ہیں جس سے ان کا اخلاص ظاہر ہے۔

گورے اور کالے ایک دسترخوان پر

رمضان شریف کے بعد تمام جماعتوں نے عید کامیابی سے منائی۔ اس میں بھی شکاگو کی جماعت خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ نماز عید میں احباب کا کافی اجتماع ہو گیا۔ رات کو ایک جلسہ کیا گیا جس میں گورے کالے ترک ہندوستانی سب شامل ہوئے۔ دعوت کا بھی انتظام تھا۔ جس میں ہندوستانی حلوہ۔ اور امریکن کیک تیار کئے گئے۔ گوروں اور کالوں نے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ جو امریکن تمدن کے پیش نظر ایک معجزہ سے کم نہیں۔ کیونکہ دونوں طبقے ایک دوسرے سے انتہائی نفرت کرتے ہیں کئی موثر تقریریں بھی ہوئیں۔ میں نے فلسفہ روزہ پر لیکچر دیا۔ اور جلسہ بفضل خدا نہایت کامیاب ہوا۔

چھ ہزار میل کا تبلیغی سفر

میں عرصہ زیر رپورٹ میں اکثر سفر پر رہا۔ ۱۷ شہروں کا دورہ اور کم و بیش چھ ہزار میل کا سفر کیا۔ ان تمام شہروں میں شبانہ روز تبلیغ کی۔ تقریروں کے علاوہ جماعتوں کی تنظیم اور تعلیم و تربیت پر بھی خاص زور دیا۔ مختلف طبقوں کے لوگوں سے ملنے اور گفتگو کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ جن میں اخبارات کے اڈیٹر کالجوں کے طلباء۔ وکلاء۔ تجار شامل تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے متعدد لوگ اسلام کے قریب آ چکے ہیں۔ اور دُور دُور تک سلسلہ کی شہرت پھیلتی جا رہی ہے۔ بعض ترک۔ مسلمان سلسلہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دے

نو احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں جو لوگ داخل احمدیت ہوئے۔ ان میں سے ایک ہندوستانی مسلمان اور دو یونانی نوجوان خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ہندوستانی دوست برادرم سید عبد الرحمٰن صاحب اور برادرم جان علی صاحب کی مساعی سے اور یونانی نوجوان برادرم سلیمان کاظم صاحب کے نیک اثر کے ماتحت حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

درخواست دعا

مخلصین سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے اس عاجز کو خدمت اسلام میں فائز المرام کرے۔ اور تمام مشکلات حل کر کے مغربی ممالک میں احمدیت کو غلبہ عطا فرمائے ؎

مجلس مشاورت اور احمدی احباب کا فرض

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء میں جماعت کے دوستوں کو ایک یہ بھی تحریک فرمائی تھی۔ کہ "جو دوست باہر سے یہاں آئیں۔ وہ بھی ایسی چیزیں جو یہاں سے خرید کی جا سکیں۔ جیسے کپڑے وغیرہ یہاں سے تیار کرا لیا کریں۔ جلسہ سالانہ یا مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جو لوگ آتے ہیں۔ وہ بھی اگر ایسی چیزیں جو آسانی سے ساتھ لے جا سکیں یہاں سے خریدیں یا کپڑے یہاں سے بنوا لیا کریں۔ تو یہاں کے دکانداروں کی بکری زیادہ ہو سکتی ہے" سو حضور کے اس ارشاد کے متعلق یاد دہانی کراتے ہوئے تمام ایسے احباب سے امید واثق ہے۔ جو مجلس شوریٰ کے موقعہ پر قادیان آئیں۔ کہ اپنی ضروریات کی اشیاء قادیان سے خریدیں گے ؎

(انچارج تحریک جدید قادیان)

بلاد عربیہ میں احمدیہ پریس کا افتتاح

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہم ناتوانوں کو اس جگہ مطبع احمدیہ قائم کرنے کی توفیق بخشی۔ میرے پہلے اعلان مندرجہ الفضل کے بعد بعض مایوس کن حالات پیدا ہو گئے تھے۔ جس جگہ ہم پریس جاری کرنا چاہتے تھے۔ اسکے متعلق میونسپل کمیٹی کے انجینئر کو اعتراض تھا۔ باد و باران کے طوفان کے علاوہ جس شخص سے پریس کو پورے طور پر درست کرنے کا ٹھیکہ تھا۔ اس نے درمیان میں دھوکہ دیدیا۔ اور بظاہر پریس کا موجودہ حالات میں جاری ہونا مشکل نظر آنے لگا۔ لیکن خدائے قدوس نے یکے بعد دیگرے ان تمام مشکلات کو حل کر دیا۔ اور احمدیہ پریس جاری ہو گیا۔

مبارک مہینہ ذوالحجہ کی پہلی تاریخ مطابق ۶ مارچ ۱۹۳۵ء بروز بدھ صبح سات بجے دعا کے ساتھ اس پریس کا افتتاح کیا گیا۔ خاکسار نے ایک بکرا ذبح کر کے احباب کی ضیافت کی۔ اور سب سے پہلا ٹریکٹ اس پریس میں "نداء المسیح المحمدی الی قساوسۃ العالم المسیحی" کے عنوان سے طبع کیا گیا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار (دعوت حق) کا عربی ترجمہ ہے۔ کمپوز کرانے کے بعد میں نے خود اپنے ہاتھ سے پہلے سو ٹریکٹ چھاپے چونکہ ابھی اس مطبع کے اخراجات کے لئے بعض ٭٭

٭٭ چندوں کے وعدے باقی ہیں اس لئے فہرست چندہ اور اخراجات تھوڑے دنوں تک شائع ہو سکیگی لیکن تاہم ہمارے ذمہ ابھی کافی قرضہ رہ جاتا ہے میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتا ہوا احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں شامل ہوں۔

حدیث لا تفضلونی علٰے یُونس اور غیر مُبایعین

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدِ نظر موحد کہلانے والوں کا وُہ فرقہ تھا۔ جو حدیث لا تفضلونی علٰے یُونس بن متّی کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت کلّی سے منکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے سامنے رکھ کر اس حدیث کی ایک توجیہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انکسار۔ اور تذلل کے طور پر کہا ہے۔ جو ہمیشہ آپ کی عادت تھی۔ ہم لوگ اس توجیہ کو درست تسلیم کرتے ہیں مگر غیر احمدی چُونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبدیلیٔ عقیدہ کو دیکھ کر پہلے انبیاء میں اسکی نظیر کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے مقابل ہم لوگ انہی کی مسلّمہ حدیثوں کی بنا پر انہیں ملزوم ٹھیراتے ہیں۔ اور حدیث لا تفضلونی علٰے یونس بن متی۔ اور حدیث لا تخیرونی علٰے مُوسٰی کے بالمقابل حدیث انا سیدُ ولدِ آدم۔ و فضّلتُ علی الانبیاء بستٍّ۔ وحدیث لوکان موسٰی حیًّا لما وسعہٗ الا اتباعی پیش کر کے ان کے سامنے تبدیلیٔ عقیدہ کی ایک نظیر پیش کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان احادیث کو ایک دُوسری کے مقابل رکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اقوال آپس میں متضاد ہیں پہلے دو قولوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے تئیں یونس علیہ السلام اور موسٰے علیہ السلام پر فضیلت دینے کو بصیغہ نہی منع فرمایا ہے۔ اور پچھلی احادیث میں تمام انبیاء پر فضیلت پانے کا دعوٰے پیش کیا ہے۔ اور اپنی شان یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر موسٰی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے۔ تو میری پیروی کے سوا انہیں چارہ نہ ہوتا۔

در اصل ہم ان احادیث کو غیر مبایعین کے مقابل پیش نہیں کرتے۔ اور نہ ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہاں غیر مبایعین جب اس مطالبہ میں غیر احمدیوں کی بے جا حمایت میں ان کے ہمنوا ہو جاتے ہیں تو پھر ہم انہیں غیر احمدیوں کے لباس میں پا کر یہ احادیث ان کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ ورنہ اگر غیر مبایعین اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھیں۔ تو وہ ہم سے ایسے مطالبہ کا قطعاً کوئی حق نہیں رکھتے کیونکہ وُہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعوٰئے مسیحیت سے بارہ سال قبل اللہ تعالےٰ نے کھلے کھلے اور روشن طور پر۔ اور بڑی شد و مد سے مسیح موعود قرار دیا تھا۔ مگر حضورؑ نے یہ نہ سمجھا کہ مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے۔ پس جب وُہ ایک تبدیلی کے خود قائل ہیں۔ تو ان کے مقابل تو عقیدہ نبوّت میں تبدیلی کے لئے یہی نظیر کافی ہے۔ اور کسی پہلے نبی کے وجوُد میں تبدیلیٔ عقیدہ کی کوئی نظیر تلاش کر کے ان کے سامنے پیش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت ہی نہیں۔

غیر مُبایعین سے ایک مطالبہ

میرے فاضل دوست سید اختر حسین صاحب اگر آپ لوگوں سے کوئی غیر احمدی اُس تبدیلیٔ عقیدہ کی کسی مامُور کی زندگی میں یا خود مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی میں جن کے حضرت مسیح موعودؑ مثیل ہیں۔ کوئی نظیر دکھانے کا مطالبہ کرے جس قسم کی تبدیلی کے خود آپ لوگ قائل ہیں۔ تو ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ از رُوئے احادیث نبوی بجز اس نظیر کے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں کیا ثبوت ہے۔ آپ لوگ تو غیر احمدیوں کے اس مطالبہ کے جواب میں بالکل آئیں بائیں شائیں کر کے رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ غیر احمدیوں کی بے جا حمایت میں آپ ہماری پیش کردہ نظیر کو پہلے ہی قابل اعتراض ٹھیرا چکے ہیں۔ اسے پیش کرتے ہُوئے تو اب آپ لوگوں کو شرم آتی ہے۔ اور کوئی نظیر آپ کے پاس ہے نہیں۔ اگر آپ لوگوں میں کوئی ہمت ہے۔ تو ذرا غیر احمدیوں کے اس مطالبہ کے جواب میں کسی پہلے مامُور کی زندگی میں ایسی تبدیلیٔ عقیدہ کی کوئی نظیر پیش کر کے تو دکھائیں جس قسم کی تبدیلیٔ عقیدہ کے خود آپ لوگ قائل ہیں۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہُوں کہ جس دن آپ غیر احمدیوں کے اس مطالبہ کو پورا کر دیں گے اسی دن سے آپ لوگوں کے سامنے ہمیں ان احادیث کو پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ بلکہ آپ کے پیش کردہ جواب سے ہی ہم آپ کا گھر پورا کر دیا کریں گے

حدیث زیر بحث کیوں قابل اعتماد ہے

اب رہی یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اس حدیث کو محض درایتی پہلو کے لحاظ سے ضعیف لکھا ہے۔ روایتی پہلو کے لحاظ سے آپ نے اس حدیث کے راویوں پر کوئی جرح نہیں فرمائی۔ بلکہ اس کی صحت کے احتمال کو تسلیم کرتے ہُوئے اس کی یہ توجیہ بھی فرما دی ہے۔ کہ اگر وُہ حدیث صحیح بھی ہو۔ تب بھی بطور تذلل و انکسار ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام روایتی پہلو کے لحاظ سے بھی اسے ضعیف سمجھتے تو اس توجیہ کی کیا ضرورت تھی۔ پھر تو محض اس امر پر زور دینا چاہیئے تھا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت کلّی کے انکار کے ثبوت میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ سرسری النظر میں اس حدیث سے یہ بھی مستنبط ہو سکتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت یونس علیہ السلام پر کلّی فضیلت نہ تھی۔ اس لئے اس احتمال کو مد نظر رکھتے ہُوئے درایتی پہلو کے لحاظ سے اسے ضعیف ٹھیرایا ہے۔ لیکن اگر اس حدیث کے ایسے معنی نہ کئے جائیں۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت کلّی سے انکار لازم آئے۔ تو پھر اس حدیث پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

پھر تھوڑی دیر کے لئے اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یہ حدیث روایتاً بھی ضعیف تھی۔ تو میرے فاضل دوست بتائیں۔ کہ حدیث لا تخیرونی علٰے موسٰی کی صحت میں ان کو کیا کلام ہے۔ ہمارا مدعا تو اس سے بھی حاصل ہے۔ چلو حدیث لا تفضلونی علٰے یونس ہر پہلو سے ضعیف ہی سہی۔ کیا حدیث لا تخیرونی علٰے موسٰی کو بھی حضرت اقدس نے کہیں ضعیف قرار دیا ہے پھر اس حدیث کے متعلق کیا کہو گے جس میں آپ نے خود خیر البریہ ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور ذاک ابراہیم کہکر ابراھیم علیہ السلام کو خیر البریہ قرار دیا ہے۔ اگر کہو کہ یہ الفاظ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انکسار اور تذلل کے طور پر ہی ارشاد فرمائے ہیں۔ جو بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ آپ کی عادت تھی۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ حدیث لوکان موسٰی وعیسٰے حیین لما وسعھما الا اتباعی وحدیث لوکان موسٰی حیًّا لما وسعہ الا اتباعی وحدیث انا سید ولد آدم وحدیث انا سید الاولین والآخرین من النبیین کے فرمانے کے وقت کیوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس انکسار اور تذلل کو ملحوظ نہیں رکھا۔ جو ہمیشہ آپ کی عادت تھی۔

انکسار و تذلل کے اختیار و ترک کی وجہ

بات در اصل یہ ہے۔ کہ انکسار و تذلل تو بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت میں ہمیشہ کے لئے داخل تھا۔ مگر اس کے اظہار کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیئے۔ بلا محل و بلا موقعہ انکسار بھی تو درست نہیں ہو سکتا۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ اس امر کی وجہ دریافت کریں۔ کہ کیوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقعہ پر اپنی فضیلت کے مسئلہ میں انکسار و تذلل سے کام لیا۔ اور دوسرے موقعہ پر اس انکسار و تذلل کو اختیار نہ کیا۔ سو میرے فاضل دوست کو معلوم رہے۔ کہ ہمارے نزدیک اس انکسار و تذلل کی وجہ یہ ہے۔ کہ گو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکّی زندگی میں ہی ما ارسلنٰک الا کافّۃً للناس بشیرًا و نذیرًا (سبا ع ۱) فرما کر بتا دیا تھا۔ کہ آپ تمام دُنیا کے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اور یہ مقام آپ کی ایسی فضیلت پر بھی دال تھا۔ جو کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ مگر آپ نے اپنی انکسار و تذلل کی عادت کی وجہ سے اس سے یہ استنباط نہ فرمایا۔ کہ میں اس وجہ سے تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہُوں۔ کیونکہ اس امر کے متعلق ابھی تک خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ پر بالتصریح کسی عظیم الشان مصلحت کی بنا پر یہ انکشاف نہیں ہُوا تھا کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ پس یہ عادت انکسار مقتضی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت اپنی بعثت عامہ کا اعلان کرنے کے باوجود اس اعلان کو اپنی فضیلت کلّی پر دال قرار نہ دیتے۔ ہاں پھر جب آپ پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے وُہ آیت نازل ہوئی۔ جس میں آپ کو خاتم النبیین کا خطاب دیا گیا۔ جو تمام انبیاء پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلتِ کلّی پر بالتصریح دال ہے۔ تو آپ نے صاف صاف الفاظ میں اعلان فرما دیا۔ فضّلتُ علی الانبیاء بستٍّ۔ کہ چھ باتوں میں مجھے اللہ تعالےٰ نے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ اور وُہ چھ باتیں یہ ہیں۔

(۱) خدا تعالےٰ نے مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے ہیں (۲) میں رعب کے ساتھ نصرت دیا گیا ہوں۔ (۳) تمام زمین میرے لئے مسجد بنا دی گئی ہے (۴) غنیمتوں کا مال میرے لئے حلال کیا گیا۔ (۵) میں تمام دُنیا کے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور (۶) میں خاتم النبیین ہوں۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آخری بیان کردہ خصوصیت یعنی خاتم النبیین کے مقام کا ذکر صاف اس امر پر دال ہے کہ یہ قول آپ کا اس زمانہ کا ہے جبکہ آیت خاتم النبیین نازل ہو چکی تھی۔ اور اسی وقت سے آپ نے علے الاعلان اپنے تئیں تمام انبیاء سے افضل قرار دیا ہے۔ گو خاتم النبیین کی چھٹی فضیلت کے علاوہ باقی بیان کردہ پانچ فضیلتوں میں سے بعض آپ کو قبل ازیں بھی حاصل تھیں۔ لیکن آپ نے ان وجوہات کو بھی اپنی فضیلتِ کلّی پر دال اس وقت قرار دیا۔ جبکہ آپ کو خاتم النبیین کے عظیم الشان لقب سے ملقب کیا گیا۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر اللہ تعالےٰ نے بالتصریح آپ پر منکشف فرما دیا۔ کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اس لئے اس صریح انکشاف کے بعد آپ اس خاص امر میں تذلل اور انکسار کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے تھے۔ بلکہ اما بنعمۃ ربک فحدّث کے ماتحت اس خاص امر میں آپ تذلل و انکسار کو ترک کرنے کے لئے مجبُور تھے۔ اور ایسے موقعہ پر پہلے کی طرح تذلل و انکسار کو امر فضیلت پر دیگر انبیاء کے بارے میں جاری رکھنے کو منشائے الٰہی کے خلاف۔ اور اس کی صریح نافرمانی سمجھتے تھے۔

پس یہی وجہ بن سکتی ہے تذلل و انکسار کے اس خاص امر میں ترک کی جو ہمیشہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت میں داخل تھا ؛

غیر مبائعین سے ایک مطالبہ

اگر میرے فاضل دوست کے نزدیک کوئی اور وجہ ہو تو بیان فرمائیں۔ درصورت معقولیت مجھے اس کے قبول میں بھی عذر نہ ہوگا۔ میرے دوست کو مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ حدیث لاتفضلونی علیٰ یونس کی جو توجیہہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ کہ یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکسار و تذلل کی بناء پر ہے۔ جو ہمیشہ آپ کی عادت تھی۔ ہمارے خلاف نہیں بلکہ ہمارے مدعا کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ یہ توجیہہ اسی وقت درست ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کے لئے اوپر والی بیان کردہ وجہ تسلیم کی جائے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس توجیہہ کی صورت میں اعتراض پڑتا ہے۔ کہ جب ہمیشہ انکسار و تذلل آپ کی عادت تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہمیشہ آپ دیگر انبیاء پر اپنی فضیلت کے متعلق ایک ہی خیال ظاہر نہ فرماتے رہے ؛

ایک نیش زنی کا جواب

مضمون کے آخر میں میرے دوست نے کچھ نیش زنی بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"غالی دوست اور خطرناک دشمن دونوں ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ دشمن دعویٰ نبوت کا الزام دیتا ہے۔ تو غالی دوست اسے قبول کرتا ہے۔ دشمن کہتا ہے کہ مرزا صاحب دعویٰ محدثیت کرتے تھے۔ اور اس کی تشریح وہ کرتے تھے۔ جو نبی کی ہوتی ہے۔ غالی دوست بھی کہتا ہے کہ دعوے محدثیت کی تشریح وہی کرتے تھے۔ جو نبوت کی ہوتی ہے۔ کاش کہ کوئی غور کرنے والا ہوتا۔ کہ یہ کیا تماشا بنا ہوا ہے" ؛

اس کے جواب میں عرض ہے۔ خطرناک دشمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ کہتا ہے۔ کہ یہ مسیح موعود اور کرشن کا دعوے کرتے ہیں۔ غیر مبائعین جو دوستی کا دم بھرتے ہیں اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر خطرناک دشمن یہ کہتا ہے۔ کہ پہلے حضرت مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے تھے۔ پھر خود مسیح بن جاتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ قرار دیتے ہیں۔ غیر مبائعین اسے بھی درست تسلیم کرتے ہیں۔ پھر دشمن کہتا ہے پہلے حضرت مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی جزوی فضیلت کے قائل تھے۔ پھر کہنے لگے کہ میں اپنی تمام شان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں۔ غیر مبائعین بھی جو مداہنت پسند دوست ہیں۔ اس سے انکار نہیں کرتے ؛

پھر دشمن کہتا ہے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں حضرت مرزا صاحب کو جو الہامات ہوئے جن میں آپ کو عیسےٰ قرار دیا گیا۔ ان کو دعوے مسیح موعود پر دال نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کی تاویل کرتے تھے۔ حالانکہ اسی وقت بعض علماء نے اس سے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ یہ شخص خود عیسیٰ بنتا ہے۔ جس کی مولوی محمد حسین بٹالوی نے یوں تردید کی۔ کہ مرزا صاحب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ پھر عیسےٰ ہونے کا دعویٰ ان کی طرف کیسے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ مگر بعد ازاں جب حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود کا دعوے کر دیا۔ تو پھر براہین احمدیہ کے الہامات کو جن کی پہلے تاویل کرتے رہے تھے۔ دعویٰ مسیح موعود پر شدومد سے دال قرار دینے لگ گئے۔ اور وہی دعوے شروع کر دیا۔ جو براہین احمدیہ کے زمانہ میں علماء نے ان الہامات سے سمجھا تھا۔ غیر مبائعین جو مداہنت پسند دوست ہیں۔ انہیں یہ سب کچھ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اب میرے فاضل دوست بتائیں کہ اگر یہ سب کچھ تماشہ نہیں تو ہمارا عقیدہ نبوت میں تبدیلی کا خیال کیسے تماشہ بن گیا۔ حالانکہ نبوت کے بارہ میں جو کچھ دشمن کہتا ہے۔ وہ انکشاف تام ہونے سے پہلے بدگمانی کی راہ سے کہتا تھا۔ جیسا کہ مولوی محمد اور عبدالعزیز وغیرہ نے بدگمانی کی راہ سے براہین احمدیہ کے الہامات سے ہی مسیحیت کا دعویٰ سمجھ لیا تھا۔ مگر جنہیں آپ غالی دوست کا خطاب دیتے ہیں۔ وہ کسی بدگمانی اور بددیانتی سے عقیدۂ نبوت میں تبدیلی کے قائل نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی بناء پر نہایت دیانتداری سے ان سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریریں ایسے دعویٰ نبوت غیر تشریعی پر دال ہیں۔ جس کے لئے امتی ہونا بھی ضروری ہے ؛

دشمن تو عام طور پر جس قسم کی نبوت کا آپ کو الزام دیتا ہے۔ اس الزام کو ہم درست تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اسے نہایت سختی سے رد کرتے ہیں۔ العاقل تکفیہ الاشارہ ؛

خاکسار
قاضی محمد نذیر از لائل پور

کیا مدیر "احسان" مباہلہ کیلئے تیار ہے؟

اخبار "احسان" مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۵ء میں حافظ آباد میں مباہلہ نہ ہونے کے متعلق جماعت احمدیہ کی نسبت جو غلط بیانی کی گئی تھی۔ اس کی تردید میں نے الفضل ۲۸ مارچ میں کر دی تھی۔ اور لکھا تھا۔ کہ حافظ آباد کا کوئی شریف آدمی اس کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور مدیر "احسان" ان غلط بیانیوں کی کسی شریف آدمی سے تصدیق نہیں کرا سکا۔ چنانچہ اس تحریر میں مجھے اور ایڈیٹر صاحب الفضل کو دعوت مباہلہ دی گئی تھی۔ جسے میں نے منظور کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اب ایڈیٹر صاحب "احسان" اپنے ساتھ مولوی ظفر علی صاحب کو بھی شامل کر لیں۔ اور مسلمانان حافظ آباد میں سے جتنی تعداد چاہیں شامل کر لیں۔ اتنی ہی تعداد میں اور ایڈیٹر صاحب الفضل اپنے ساتھ احمدیوں کی شامل کر لیں گے ؛

اس کے جواب میں باقی شرائط کی خاموشی سے تصدیق کرتے ہوئے مدیر مراسلات احسان نے لکھا ہے۔ "میں اس مباہلہ کو بخوشی منظور کرنے کا اعلان کرتا ہوں بشرطیکہ خود خلیفہ قادیان میدان میں آئے۔ جلال الدین شمس اپنے ہمراہ مرزا بشیر الدین محمود کو لائیں۔ اور میرے ساتھ مولانا ظفر علی خاں آئینگے" (احسان مورخہ ۳۱ مارچ ۳۵ء)

مدیر "احسان" نے جو تحریر اپنی ذمہ واری پر شائع کی تھی۔ اس میں دعوت مباہلہ مجھے اور ایڈیٹر صاحب الفضل کو دی گئی تھی۔ جسے ہم نے منظور کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ ہمیں یہ دعوت مباہلہ منظور ہے۔ آپ میدان میں نکلیں۔ اور مولوی ظفر علی صاحب کو بھی ساتھ لے آئیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا اس میں کوئی ذکر نہ تھا۔ اب یہ نئی شرط لگا کر مدیر "احسان" موت کے پیالہ کو ٹالنا چاہتا ہے۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ بشرطیکہ مدیر احسان کسی جماعت کا مسلمہ امام جس کو وہ جماعت اپنا واجب الاطاعت امام مانتی ہو۔ اپنے ساتھ لائے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی مباہلہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اس صورت میں دونوں جماعتوں میں سے کثیر تعداد اپنے امام کی اقتداء میں مباہلہ میں شامل ہوگی۔ ورنہ آپ کی اور مولوی ظفر علی صاحب کی حیثیت صرف ایک اخبار نویس کی ہے۔ نہ آپ کسی فرقہ کے امام ہیں۔ نہ مولوی ظفر علی صاحب اور نہ آپ علم دین میں ہم سے زیادہ دسترس رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارا مطالبہ کہ آپ مولوی ظفر علی صاحب کو ساتھ لے آئیں۔ بالکل درست تھا۔ اور اگر آپ مولوی ظفر علی صاحب کو کسی جماعت کا واجب الاطاعت امام سمجھتے ہیں۔ تو اس جماعت کی طرف سے اعلان کرا دیں۔ اور اگر یہ نہیں کرا سکتے۔ تو میدان مباہلہ میں ہمارے مقابلہ میں مولوی ظفر علی صاحب کو اپنے ساتھ لائیں۔ لیکن اگر آپ ہمارے مقابلہ میں مولوی ظفر علی صاحب کو اپنے ساتھ میدان مباہلہ میں لانے سے ہچکچاتے ہیں۔ تو ہم اس شرط پر زیادہ اصرار نہیں کرتے۔ صرف آپ اور مدیر زمیندار میدان میں آ جائیں۔ ادھر سے میں اور ایڈیٹر صاحب الفضل آ جائیں گے۔ مباہلہ کے اثر کو وسیع کرنے کے لئے ہم اپنے ساتھ جماعت احمدیہ کے دس علماء لائیں گے۔ ایسا ہی آپ بھی پنجاب کے دس علماء کو اپنے ساتھ لے آئیں۔ اور شروط مندرجہ الفضل مورخہ ۲۸ مارچ ۳۵ء کے مطابق لاہور میں کسی مقام پر جو بتراضی فریقین مقرر کیا جائے مباہلہ کر لیں۔ اگر آپ کو اپنے حق پر ہونے کا یقین ہے۔ تو میدان میں نکلیں۔ پبلک کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا موقعہ دیں۔ اور یاد رکھیں ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم الآیۃ خاکسار جلال الدین شمس

"احسان" کی فریب کاری کا راز فاش

جعلی فسخ بیعت کی فہرست

اخبار "احسان" مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کے پہلے صفحہ کے اول کالم میں جو فہرست بیعت فسخ کرنے والوں کی دی ہوئی ہے۔ اس میں ایک احمدی بہن مسماۃ مہتاب بی بی صاحبہ لاہور کا نام بھی مندرج ہے۔ جنہوں نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ بیعت کی ہے۔ ان کو یہ معلوم کر کے کہ میرے متعلق احسان میں لکھا گیا ہے۔ کہ میں نے بیعت فسخ کر دی ہے۔ سخت صدمہ ہوا۔ انہوں نے کہا میں سچے دل سے احمدیت پر قائم ہوں۔ اس سے ایڈیٹر اخبار "احسان" کے باقی پیشکردہ ناموں کی

واقعات عالم پر نظر

یورپ کے افق پر جنگ کے بادل

(از محمد حسین صاحب۔ بی۔ کام)

جنگی تیاریاں

یہ سچ ہے۔ کہ تاریخ اپنا اعادہ کرتی ہے۔ اس مقولہ کی صداقت یورپ کی ان امن شکن ہنگامہ خیز جنگی تیاریوں سے ہوتی ہے۔ جو بڑے شدومد سے ہر ملک میں ہو رہی ہیں۔ ورسائی کے معاہدہ کے بعد فاتحین ایک ابدی امن کے خواب میں محو ہو گئے تھے۔ اور اس امن کے قیام و بقا کا بارِ گراں اپنی خود ساختہ "لیگ" کی کمزور گردن پر ڈال دیا تھا۔ مگر "لیگ" کی ضعیف البنیانی اور بے مائیگی ان واقعات سے اظہر من الشمس ہے جو جنگ کے بعد رونما ہوئے۔ اور جن کے انسداد میں وہ ناکام رہی۔ اس کی تمام قیام امن۔ اور تخفیف اسلحہ جات کی کانفرنسوں کا جو حشر ہوتا رہا۔ اور جو جو ناکامیاں اسے پیش آئیں۔ وہ اس کی پیشانی پر ثبت ہیں۔ اور تو اور لیگ اپنے سرگرم ممبران سے ان شرائط پر بھی عمل نہیں کرا سکی۔ جو ان پر عاید ہوتی تھیں۔

ورسائی معاہدہ اور جرمنی

ورسائی کانفرنس کے موقعہ پر فاتح اقوام کے نمائندے "ورسائی معاہدہ" کو طغرائے امتیاز سمجھ کر شاداں و فرحاں تھے۔ لیکن ان کو یہ علم نہ تھا۔ کہ اپنی آہنی اور سنگین شرائط سے جو انہوں نے جرمنی پر عائد کی ہیں، وہ ایک اور جنگ کے جراثیم کی تخلیق کر رہے ہیں اس معاہدہ کی شدید نوعیت کو قیامِ امن کی ضمانت تصور کرنا۔ اور یہ خیال کرنا کہ جرمنی ابد الآباد تک قعر مذلت میں گرا رہے گا۔ ایک خیال خام تھا اس وقت ہی بعض دوربین نگاہوں نے اس کی خامی کو محسوس کر لیا تھا۔ چنانچہ مارشل فوش نے کہہ دیا تھا۔ کہ جرمنوں نے دستخط تو کر دیئے ہیں۔ لیکن اگر تم نے اب بھی ان پر اعتماد کیا۔ تو وہ پھر بھی تمہیں شکست دینگے۔ یہ فوجی ذہنیت کے لوگ تمہیں ضرور دھوکا دینگے۔ اسی معاہدہ کی گرماگرم بحث میں کلیمنسو نے جو اس وقت فرانس کا صدر تھا۔ اپنے خوف وہراس اور معاہدے کی خامی کا ایک اور رنگ میں اظہار کیا۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ امن چند روزہ ہے۔ اس نے کہا تھا جرمنی کو کچل دینا نہ تھا بلکہ ابدی امن کے قیام کے مترادف ہے۔ ان مدبرین کی دُور رس آراء کی صداقت جرمنی کے موجودہ جارحانہ رویہ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ جس نے یورپ بلکہ تمام دنیا کی سیاسی فضا کو مرتعش کر دیا ہے۔

امن کے لئے جنگ کی تیاری

لیکن موجودہ ہیجانی کیفیت کی تمامتر ذمہ داری جرمنی پر ڈال دینا انصاف سے بعید ہوگا۔ یہ سچ ہے۔ کہ ہٹلر نے جمہوریت کے نظام پر خطِ تنسیخ کھینچکر بسمارک کی "آہن اور خون" کی پالیسی کا احیا کیا ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ کہ اس کی قیادت اور برتری کا راز ورسائی کے معاہدے کی آہنی شرائط کی مخالفت اور خلاف ورزی کرنے میں مضمر ہے۔ اور اس نے کئی ایک دفعہ اپنی قوم سے بہانگِ دہل وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس کو ورسائی کی مہلک گرفت سے نجات دلائیگا۔ اس کے فوری عروج اور صعود کی وجہ یہی ہے۔ کہ فریڈرک اعظم اور ولیم قیصر کی تربیت یافتہ اور عسکری رنگ میں ڈوبی ہوئی جرمن قوم ایک ہٹلر جیسے آتشیں نفس زعیم کے لئے چشم براہ تھی۔ لیکن یہ بھی ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ ورسائی کے معاہدے پر دستخط ثبت کر دینے والی باقی اقوام کا رویہ بھی ان شرائط کے مطابق نہ تھا۔ جو ان پر عائد ہوتی تھیں۔ وہ بجائے اسلحہ جات میں تدریجی تخفیف کے ان کی تکثیر میں منہمک رہیں۔ اور یہ ایک کھلا ہوا راز ہے۔ کہ انکی شرائط کی خلاف ورزیاں اور میثاق شکنیاں جرمنی کے لئے جرأت آموز ثابت ہوئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جرمنی نہ صرف قرضہ اور تاوانِ جنگ کی ادائیگی سے منحرف ہو گیا۔ بلکہ ان شرائط کی بھی خلاف ورزی شروع کر دی۔ جنہوں نے اس کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ ورسائی کے معاہدے کی بے حرمتی کا اس سے بڑھکر اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے۔ کہ برطانیہ جو تخفیف اسلحہ کا مدعی تھا۔ اس نے بھی فوجی بجٹ میں کئی لاکھ پونڈ کا اضافہ کر دیا۔ اور تکثیر اسلحہ کی دوڑ میں شامل ہو گیا۔ قرطاس ابیض جس میں اس کثیر اضافے پر بحث ہے۔ اور جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہ اضافہ برطانیہ کی اقتصادی زیست کے لئے ضروری ہے۔ جرمنی کے لئے دعوتِ عمل ثابت ہوا۔ جرمنی نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر اپنے فضائی اور دیگر جنگی پروگرام کا اعلان کر دیا۔ اور جبریہ فوجی بھرتی کا بھی افتتاح کر دیا اب کیا تھا فرانس اور اٹلی نے جبری فوجی خدمات کے نظام کو نافذ کر دیا۔ آسٹریا بھی اس کے نفاذ کے لئے حرکت کر رہا ہے۔ الغرض اس سراسیمگی کے دَور میں تمام یورپ کے ممالک اس مجبوری پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔ کہ امن کے لئے جنگ کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔

جرمنی کی جنگی تیاریوں کے محرکات

جرمنی کی جنگی تیاریوں کے محرکات مندرجہ ذیل ہیں

اوّل :۔ بالڈون نے کچھ عرصہ ہوا۔ اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ انگلستان کا محاذ دریائے رائین ہے۔ یہ اعلان جرمنی کے خفتہ شبہات کو بیدار کرنے کے لئے کافی تھا۔ اسکے بعد فوجی بجٹ میں ایک رقم خطیر کا اضافہ اور سابق تخفیف اسلحہ کی پالیسی پر انگلستان کے مدبروں کی پشیمانی نے جرمنی کے احتمالات کو اور بھی قوی کر دیا۔

دوم :۔ فرانس اور اٹلی جو بحیرۂ روم میں بحری بیڑے کی مساوات کے عقدۂ لاینحل پر ہمیشہ برسرِ پیکار رہتے تھے۔ ان کا جرمنی کے خلاف متحد ہو جانا۔

سوم :۔ روس کا اپنے اقتصادی اور معاشرتی اصول کے خلاف لیگ اقوام میں جو خالصتہً سرمایہ داروں پر مشتمل ہے شامل ہونا۔ اور اسی پر بس نہیں۔ فرانس کے ساتھ سمجھوتہ کرنا۔ برطانیہ سے مصرانہ درخواست کرنا کہ وہ ایسٹرن یورپ پیکٹ کی تصدیق اور تثبیت کا باقاعدہ اعلان کر دے۔ جرمنی کا اس پیکٹ کو شبہ کی نظر سے دیکھنا اور اس میں شمولیت اختیار نہ کرنا۔

چہارم :۔ یورپین اقوام کا عموماً اور اٹلی کا خصوصاً اس بات پر زور دینا کہ جرمنی آسٹریا میں کسی قسم کا دخل نہ دے اور جرمنی کا الحاق پر مُصر ہونا۔

پنجم :۔ ہٹلر کا اس بات پر اصرار کرنا۔ کہ جرمنی اس وقت تک جنگی تیاریوں سے باز نہ آئیگا جب تک کوئی ایک قوم بھی اسلحہ سازی میں مشغول ہے۔ یہ اصرار اس اصول پر مبنی ہے۔ کہ جنگ کا سدِ باب دو صورتوں میں ہی ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ تمام قومیں اتنی مسلح اور آمادہ بجنگ ہوں۔ کہ کسی کو اقدام کی جرأت نہ ہو۔ اور دوسرا یہ کہ اسلحہ کا کلی فقدان ہو۔ تاکہ جنگ ہی نہ ہو سکے۔

مشرق میں خدشہ

ادھر یورپ عسکری مظاہروں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ ادھر مشرق کے دوربین بحر الکاہل میں خونی تموج کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ یورپ میں جرمنی اور مشرق اقصیٰ میں جاپان فعال عنصر ہیں منچوریا پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے اور اپنی طاقت کو مستحکم کرنے کے بعد جاپان چین کے ساتھ میثاق کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اور اس میثاق کو ایشیائی لیگ کا پیش خیمہ بنانا چاہتا ہے اس کی نگاہیں روس کی ارغوانی افواج اور فضائی بیڑے جو ولاڈی واسٹک میں ہے۔ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور جنوب کی طرف اس کی ملک گیری کی ہوس کا دامن آسٹریلیا تک پھیلا ہوا ہے۔ الغرض جاپان کے عزائم اسے کشاں کشاں میدانِ حرب کی طرف لا رہے ہیں۔ روس نے بھی اس خطرے کو محسوس کر لیا ہے۔ وہ خوف وہراس جو اُسے دامنگیر ہے۔ وہ مسٹر ایڈن انگریزی سفیر کے ماسکو میں چند روزہ قیام کے دوران میں ظاہر ہوا۔ جب روس کے وزیر خارجہ نے اپنے بالشویک اصول کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے بادشاہ سلامت کا ٹوسٹ تجویز کیا۔ اور سٹالن نے جاپان اور جرمنی کے "زرد" اور "بھورے" خطرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لڑائی کے امکانات پر زور دیا۔ اور انگلستان سے استدعا کی۔ کہ وہ اس آڑے وقت میں دُنیا کی دستگیری کرے۔

آئندہ کیا ہوگا؟

دنیا کی سیاسیات اس قدر پُر پیچ ہیں۔ اور واقعات اس سرعت سے رونما ہو رہے ہیں۔ کہ کوئی بھی حتمی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کل کیا ہوگا طبل جنگ پر کب چوٹ پڑیگی "خونیں ہولی" کب کھیلی جائیگی لیکن یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ جب بھی تو قع جنگ چھڑی بڑے وسیع اور عالمگیر پیمانے پر ہو گی۔ اور دنیا کی کوئی قوم اس سے مامون و مصئون نہیں رہے گی۔ محاذ جنگ سے دور افتادہ سول آبادی بھی بہت کچھ فضائی آتشباری کی نذر ہو جائے گی۔ جرمن ڈائریز دروزنامچہ، کے مصنف نے خوب لکھا ہے۔ پیش آمدہ جنگ تمام دُنیا پر محیط ہوگی۔ اور اتنی ہلاکت آفرین ہوگی۔ کہ اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم "شبِ زفاف" معلوم ہوگی ؛

تاجر اصحاب کیلئے اعلان

ایک صاحب برہما میں پھولدار کپڑے یعنی کھیس وغیرہ کی تجارت کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی تاجر پنجاب سے اپنا مال ان کے پاس بھجوائے۔ لہٰذا اگر کوئی دوست اس قسم کا مال سپلائی کرنا پسند کرتے ہوں۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی آپس میں خط وکتابت کرادی جائے۔

ناظر امور عامہ

احرار کس طرح مسلمانوں کو لوٹ رہے ہیں

معزز معاصر "سیاست" نے اپنے ۵ اپریل کے پرچہ میں حسب ذیل لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ جو اس قابل ہے۔ کہ ہر درد مند اور دور اندیش مسلمان اسے غور سے پڑھے۔ اور احرار کی حقیقت سے آگاہ ہو۔

ہندوستان میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص عامۃ المسلمین جاہل یا نیم خواندہ ہونے کی وجہ سے ان شخصوں یا جماعتوں کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔ جو سیاسی معاشرتی اقتصادی یا دینی معاملات میں انہیں بھڑکانے کے لئے انکے جوش سے غیرت سے یا ایثار سے اپیل کرتے ہیں۔ آزادی کے نام لینے والا اگر مسلمانوں کو صریح غلامی کی طرف بھی لے جائے۔ تو بھی یہ اس شخص کی نسبت اس فریب کار کی بات پر زیادہ اعتبار کرینگے۔ جو ان کو بتدریج ترقی کرنے کا یقینی واضح صریح اور عیاں راستہ بتائے۔ مسلمانان پنجاب کی حیات عامہ اس وقت جس دور سے گذر رہی ہے۔ وہ ہمارے مقصود کے عیاں کرنیکے لئے بہترین مثال ہے۔ اس وقت کوئی ایسی سیاسی تحریک میدان میں موجود نہیں ہے جو نظر فریب ہو یا طالب جوش و خروش ہو لہذا اس وقت عامۃ المسلمین کے اشتعال پسند جذبات سے فائدہ اٹھانے کا واحد ذریعہ دین ہی دین رہ گیا ہے۔ جو ایک مسلمان کے لئے ہر وقت زندہ اور محبوب ہے۔ جماعت احرار اس حقیقت سے خوب آگاہ ہے۔ کہ دین کے نام سے پنجاب کے مسلمان کو جو بھی فریب دیا جائے۔ وہ اس کے جال میں نہایت آسانی سے پھنس جاتا ہے لہذا وہ جماعت اس وقت مسلمانوں کے جذبات دینی کو ابھار کر خوب روپیہ بٹور رہی ہے۔

اگر پنجاب کے مسلمانوں کی اکثریت جذبات کی رو کے مقابلہ میں بے بس نہ ہوتی۔ تو وہ جماعت احرار کے گذشتہ کارناموں پر نگاہ ڈالتی۔ اور اس کے آئندہ مواعید کو قبول کرنے سے پہلے اس کے افعال گذشتہ کی بنا پر غور کرتی۔ کہ آیا اس جماعت پر ایسا اعتماد ممکن و مناسب بھی ہے۔ یا نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم مسلمان ہر تازہ اور نظر فریب تحریک کو لبیک کہنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ فریب پر فریب اور دھوکا پر دھوکا کھاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی جو ہماری قیادت کا دعوے کرے۔ اور چند پر جوش الفاظ اور کچھ چلتے ہوئے فقرے استعمال کرے۔ ہم اس کی قیادت کو قبول کر لیتے ہیں۔ مسلمانوں کی اسی عادت سے تنگ آکر مولانا محمد علی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ غالب کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ کہ ؎

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہ رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

جماعت احرار وہ جماعت ہے۔ جس نے مرکزی خلافت کمیٹی کو برباد کیا اور نہرو رپورٹ پر دستخط کئے۔ جس نے اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو خطرہ میں دیکھ کر ان کی مخالفت کی وہ ٹوڈی اور غدار کہلایا مسلمانوں کے جلسے انہوں نے برباد کئے۔ مسلمانوں کے اخبارات اور سیاسی کارکنوں کو انہوں نے بدنام کیا اور غلیظ گالیاں دیں۔ مسلمانوں میں بے حد انتشار پیدا کیا۔ اور یہ سب کچھ صرف اس لئے ہوا۔ کہ ہندوؤں نے ان کے تنور شکم کے لئے چاندی اور سونے کی ٹکلیوں کی صورت میں کچھ ایندھن بہم پہنچایا تھا۔ آج طول و عرض ہند میں ایک مسلمان بھی نہیں ہے۔ جو یہ تسلیم نہ کرتا ہو کہ نہرو رپورٹ مسلم کش تھی۔ احرار نے جو فریب اس وقت مسلمانوں کو دیا۔ اگر کوئی جماعت کسی غیر مسلم قوم کو ایسا فریب دیتی۔ تو وہ آج تک ذلت و رسوائی کے مقبرہ میں دفن ہو چکی ہوتی لیکن خوش قسمتی ہے۔ جماعت احرار کہ اس کا واسطہ مسلمانوں سے اور مسلمانوں میں سے پنجاب کے مسلمانوں سے ہے۔ جو اپنے خیر خواہوں کو گالیاں دینا اور غداران ملت کو گلے لگانا بہتر سمجھتے ہیں۔ احرار قوم کو زبردست فریب دینے کے بعد زندہ رہے اور زندہ ہیں۔

نہرو رپورٹ کی تائید کے بعد احرار نے کارزار کشمیر میں دخل دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو برباد کرا دیا۔ بہتیرے بے گناہ شہید بھی ہوئے اور یہ سب کچھ صرف اس لئے ہوا۔ کہ احرار مہاراجہ سے جس قدر روپیہ طلب کرتے تھے۔ وہ اس سے کم دیتے تھے۔ اس حقیقت کے طشت از بام ہونے کے بعد احرار نے الور کے نام سے مسلمانوں کو لوٹا۔ کپورتھلہ کے معاملہ میں دخل دیکر مسلمان ملازمین کو وہاں سے نکلوا دیا۔ اور آج کل کہ وہاں انگریزوں اور ہندوؤں کا راج ہے۔ اور مسلمانوں کو چن چن کر نکال دیا گیا ہے۔ جب تک وہاں مسلمان وزیر اعظم اور مسلمان موجود تھے۔ ہمارے احرار دوست مجاہد بنے ہوئے تھے۔ آج کہ وہاں کے انتظام ریاست میں مسلمانوں کا ہرگز کوئی دخل باقی نہیں رہا۔ زمین و آسمان کے قلابے ملانے والے احرار کچھ اس طرح خاموش ہیں کہ گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہے۔

غرض جماعت احرار کے کارنامے ایسے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی ایک کارنامہ کسی جماعت کو دنیا کے کسی حصہ میں ذلیل و رسوا اور برباد کرنے کے لئے کفایت کرتا۔ لیکن واہ رے سرزمین پنجاب کہ تیرے اندر غداروں اور پاک شہدوں کی یہ جماعت برابر ترقی کر رہی ہے۔ آج اس جماعت نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور یہ جماعت جس میں شیعہ سنی حنفی وہابی۔ نیچری اور لا مذہب آدمی جمع ہیں تبلیغ کے نام سے لوگوں سے روپیہ بٹور رہی ہے۔ اور کوئی اس سے اتنا پوچھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ آخر تم تبلیغ کرو گے۔ تو کس عقیدہ اور کس خیال کی۔؟

یہ تبلیغ جماعت احرار کے لئے کان زر و جواہر ثابت ہو رہی ہے مولوی بہار الحق قاسمی کل تک غریب آدمی تھے۔ آج مکانات کے تاجر بن چکے ہیں۔ انہوں نے ایک قیمتی مکان عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ حال ہی میں فروخت کیا۔ عطاء اللہ شاہ کبھی مفلوک الحال امام مسجد تھے۔ جن کے پاؤں میں جوتا بھی نہ ہوتا تھا۔ آج وہ امرتسر جیسے شہر میں دو ایک نہیں کئی مکانات کے مالک ہیں۔ مولانا مظہر علی صاحب اظہر ایسے وکیل تھے۔ جن کو سال بھر میں وکالت کی وجہ سے مبلغ علیہ السلام کی زیارت بہت ہی کم نصیب ہوا کرتی تھی۔ آج وہ احرار کے شعبہ تبلیغ کے انچارج ہو کر دو سو روپے ماہوار مشاہرہ لے رہے ہیں۔ اور کونسل کی رکنیت کی وجہ سے علیحدہ روپیہ کما رہے ہیں ناممکن تھا کہ مولانا ظفر علی صاحب یہ سب کچھ دیکھتے اور خاموش رہتے۔ خصوصاً اس لئے کہ ملت کے جذبات کو ابھار کر روپیہ اینٹھنے کا فن احرار نے جناب مولانا صاحب ہی سے سیکھا ہے۔ انہوں نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ انہیں ۵۶ ہزار ایسے رضا کاروں کی ضرورت ہے جو چار آنے ماہوار چندہ دے سکیں۔ وہ ادبی ادارے اور شکر کے کارخانے اور مسلم بازار اور ترکی قرضہ کے تمسک بیچ کر اپنی ساکھ قائم کر چکے ہیں۔ (فنڈوں کا ذکر ہم نہیں کریں گے) لہذا ان کے متعلق یہ کہنا کہ یہ چودہ ہزار روپیہ ماہوار کہاں خرچ ہو گا بے سود ہے۔

غرض خدا خوش رکھے عامۃ المسلمین کو جن کا جوش ایمانی احرار وغیرہ کے لئے متاع تجارت بن گیا ہے۔ لیکن ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

اپنے بچوں کو تعلیم کیلئے قادیان بھیجیں

قادیان کے ہر دو سکول مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول سلسلہ احمدیہ کے دو بازو ہیں۔ احمدی احباب کا اپنے بچوں کو ان سکولوں میں تعلیم کے لئے بھیجنا ثواب کا موجب ہے۔ اور روحانی ترقی کا باعث اب جب کہ دونوں سکولوں کا نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ احمدی احباب کی یاد دہانی کے واسطے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب بہت جلد اپنے بچوں کو ان دونوں سکولوں میں سے جس میں چاہیں بھیجیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جماعت سے ۱۹ مطالبات میں سے مطالبہ ۱۳ یہ ہے۔ کہ ایسے بچوں کو جن کو اس سال اس تحریک کے مطابق بھیجا جائیگا ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے گا۔ ان کے متعلق تہجد پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے گا۔ قرآن کریم کا درس اور مذہبی تربیت کا پورا انتظام انشاء اللہ تعالےٰ کیا جائے گا۔ اور ظاہری تعلیم کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ امتحان کے نتائج نکل رہے ہیں۔ اپنے بچوں کا اعلیٰ مستقبل آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فکر کریں۔ اور بچوں کو اس سکیم کے مطابق قادیان بھیجیں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

نصرت گرلز سکول قادیان کے لئے نصاب کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی جماعتوں کے واسطے دینیات کا نصاب بہ تفصیل ذیل تیار کروانا ہے۔ اس لئے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ جماعت کے علماء و مصنفین مدرسین اور انگریزی دان احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ احباب اپنے حالات اور طبیعت کے لحاظ سے اس کے مطابق کتب نصاب تیار کریں۔ ان میں سے جو مسودات نظارت ہذا کو پسند آئیں گے بمناسب معاوضہ دیکر اس کو خرید لیا جائے گا۔

نمبر شمار	تفصیل نصاب	جن جماعتوں کیلئے مطلوب ہیں	کیفیت
۱	حدیث کا انتخاب اردو میں	چھٹی اور ساتویں جماعت کے واسطے	پہلے انتخاب اردو میں ایک سو حدیث دوسرے میں دو سو تیسرے میں چار سو حدیث ہوں۔ ان انتخابات میں گو مسائل کا ضروری حصہ بھی شامل ہو گا۔ مگر اخلاقی اور روحانی اور تربیتی امور پر زیادہ زور ہونا چاہیئے۔ جس سے اصلاح نفس اور خشیت اور محبت الہٰی اور عرفان اور قومی نظام کے ادب اور سلسلہ کے لئے قربانی اور محنت اور سچ اور استقلال وغیرہ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کا بھی حصہ آجانا چاہیئے ؛
۲	حدیث کا انتخاب عربی میں حصہ اول	آٹھویں اور نویں جماعت کے واسطے	
۳	حدیث کا انتخاب عربی میں حصہ دوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	
۴	دینیات کا پہلا رسالہ	تیسری جماعت کیواسطے	ان رسائل میں درجہ بدرجہ عقائد اور اعمال کے متعلق ضروری معلومات بطریق سوال وجواب درج ہوں۔ اور حجم کم و بیش ۱۶ صفحہ ۳۲ صفحہ اور چونسٹھ صفحہ ہو۔
۵	" " دوسرا "	چوتھی " "	
۶	" " تیسرا "	پانچویں " "	
۷	فقہ احمدیہ حصہ اول	چھٹی اور ساتویں جماعت کے واسطے	پہلا رسالہ ابتدائی فقہی مسائل میں۔ دوسرا اس سے اوپر کا تیسرا کسی قدر جامع ہونا چاہیئے۔ آخری رسالہ میں عورتوں کے مخصوص مسائل بھی مناسب رنگ میں درج ہوں۔ سب رسائل کی عبارت سہل اور طریق بیان عام فہم ہو۔ حجم کم و بیش ۳۲ صفحے اور ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے ہو۔
۸	فقہ احمدیہ حصہ دوم	آٹھویں اور نویں جماعت کے واسطے	
۹	فقہ احمدیہ حصہ سوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	
۱۰	اسلام کی پہلی کتاب	چھٹی جماعت کیواسطے	ان میں اسلام کے متعلق احمدیت کی تعلیم کے نکتہ نظر سے عام معلومات عقائد اور اعمال اور علم کلام اور تاریخ وغیرہ کے متعلق درجہ بدرجہ بطریق سوال وجواب درج ہوں۔ حجم ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے اور ۱۹۲ صفحے کم و بیش ہو
۱۱	" " دوسری "	ساتویں " "	
۱۲	" " تیسری "	آٹھویں " "	
۱۳	سیرۃ سوانح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اردو میں	دسویں گیارھویں جماعت کے واسطے	سہل ہوں
۱۴	سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو میں	"	
۱۵	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعودؑ و دیگر کتب سلسلہ حصہ اول	نویں جماعت کے واسطے	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے سہل اور سلیس زبان والے مناسب اقتباسات نکال کر کتابی صورت میں شائع کئے جائیں۔ حجم ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے کم و بیش ہو۔ ان میں ایمانیات اور عقائد اور تربیت اور علم کلام کے مضامین شامل ہوں۔ اور کچھ نشانات کا بھی حصہ ہو۔ کچھ حصہ درثمین سے سلیس اور موثر اردو نظموں کا بھی لے لیا جائے
۱۶	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعودؑ و دیگر کتب سلسلہ حصہ دوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	
۱۷	مختصر احمدیہ پاکٹ بک	دسویں گیارھویں جماعت کے واسطے	مختلف کلامی مسائل معہ ضروری مباحث کا نچوڑ معہ حوالہ جات ہوں۔ حجم بقدر ۱۹۲ صفحات کم و بیش ہو ؛
۱۸	نصاب اردو حصہ اول		ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظم و نثر کے ایسے مناسب حصے بھی شامل کئے جائیں۔ جو خاص طور پر یا نام لے کر کسی دوسرے مذہب یا فرقہ کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کتابوں میں غیر احمدی ادیبوں کے اقتباسات بھی لئے جائیں۔ اور مضامین کے لحاظ سے ایسا انتخاب کیا جائے جس میں بچوں کو تاریخی اور جغرافیائی اور مذہبی اور سائنس کے ضروری اور صحیح مسائل سے بھی ایک ابتدائی واقفیت ہو جائے۔ اس نصاب میں اردو کے خاص الفاظ اور محاورات کی فہرست مدنظر رکھ کر ان کو بتدریج استعمال کیا جائے۔ اور جو الفاظ اور محاورات کسی درس میں استعمال کئے جائیں۔ وہ اس درس کے شروع میں درج کر دیئے جائیں۔ یہ نصاب ایسا ہو کہ دوسرے فرقے اور اقوام اسے اختیار کر سکیں ؛
۱۹	نصاب اردو حصہ دوم		
۲۰	نصاب اردو حصہ سوم		

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

مستعد نامہ نگاروں کی ضرورت

اخبار "الفضل" کو زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے مختلف مقامات سے اہم اور ضروری خبریں بھیجنے والے نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو احباب اسے دینی اور قومی خدمت سمجھ کر سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ فوراً مطلع فرمائیں تار اور خط و کتابت وغیرہ پر جو خرچ ہوا کرے گا۔ وہ ادا کر دیا جائے گا۔ اور روزانہ اخبار مفت ارسال خدمت کیا جائیگا۔ ہوشیار اور مستعد اصحاب جو عمدگی سے یہ خدمت سرانجام دے سکیں۔ جلد توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

الفضل کے مستقل خریداروں کے لئے رعایت

جیسا کہ ایک گزشتہ پرچہ میں اعلان کیا گیا۔ روزانہ اخبار کا ایک پرچہ ۴ صفحہ کی بجائے آٹھ صفحہ کا اور دوسرا بارہ صفحہ کا شائع کیا جا رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے مستقل خریداروں کے چندہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ ان سے سابقہ قیمت کے علاوہ چھ ماہ کے لئے اڑھائی روپے ہی لئے جائیں گے۔ جو چار صفحہ کے لحاظ سے قیمت مقرر کی گئی تھی۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے احباب کو چاہیئے کہ جلد مستقل خریدار بن کر اپنے نام اخبار جاری کرالیں۔ اور جو صاحب پہلے خریدار ہیں۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دوسرے اصحاب کو خریدار بنائیں۔ تاکہ اخبار کے

لدھیانہ میں احراریوں کی زرطلبی میں ناکامی اور انکی بدحواسی

اخبار "زمیندار" ۴ اپریل میں ایک صاحب "تسلیم کرمانی" نے الفضل کے نامہ نگار کا سفید جھوٹ" کے عنوان سے ایک اعلان کرایا ہے۔ "کرمانی" صاحب نے اخبار الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء کی شائع شدہ خبر "لدھیانہ میں احراریوں کی زرطلبی میں ناکامی" کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جیسا کہ ذیل کی سطور سے ظاہر ہے۔

ہم ان سوقیانہ حملوں سے اعراض کرتے ہوئے جو کرمانی صاحب نے کئے ہیں۔ پوچھتے ہیں

(۱) کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ "صدر احرار" نے بڑے زور سے پبلک پر دباؤ ڈالتے ہوئے بار بار کہا کہ "ایک ہزار روپیہ پہلے جمع کر دو پھر سید عطاء اللہ بخاری کی تقریر ہوگی؟

(۲) کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ "سید عطاء اللہ بخاری" ایک دفعہ یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ "میں ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تو "صدر احرار" مولوی حبیب الرحمن صاحب نے بازوؤں سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ کہ میں پہلے ایک ہزار روپیہ جمع کرالوں گا پھر تقریر ہونے دوں گا؟

(۳) کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ چھت پر بیٹھی ہوئی عورتوں کو صدر احرار نے حاکمانہ انداز میں کہا "تقریر سننے آئی ہو پہلے اپنے زیور پھینک دو"۔ جس کے جواب میں چند قہقہے بلند ہوئے۔

حالانکہ جب یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اور "تسلیم کرمانی" کی اپنی پیش کردہ تحریر صاف بتا رہی ہے۔ کہ کل رقم -/۱۲/۱۸۹ روپے "از پبلک جلسہ" وصول ہوئی۔ تو یہ احراریوں کی زرطلبی میں ناکامی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ہم مصلحتاً ان شریف الطبع غیر احمدیوں کے نام لینا پسند نہیں کرتے جو مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ کہ صبح مولانا کے گھر پلاؤ پکے گا۔

تسلیم صاحب کو خوب اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ جب وہ اپنی برادری میں مختلف صورتوں میں جاتے ہیں۔ تو بعض صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بعض باوجود ذی حیثیت ہونے کے ایک ایک آنہ دے کر جان چھڑاتے ہیں۔ اب مالدار طبقہ کے بعض افراد جو "احرار" سے بوجہ دنیوی اغراض شامل ہیں۔ ان کی عورتیں مسلمانوں کے گھروں میں جا کر اپنی شخصیت کا اثر ڈال کر چندہ وصول کرتی ہیں۔ خود بعض سنجیدہ مزاج لوگوں نے ہم سے بیان کیا۔ کہ وہ شرم کے مارے دیدیتے ہیں۔ اور ان شخصیتوں کو دیتے ہیں۔ جن کی عورتیں ان کے گھروں میں آتی ہیں۔ ورنہ مولوی صاحبان کو ایک پیسہ دینا بھی پسند نہیں کرتے۔ (نامہ نگار)

صدر مجلس احرار کی نرالی منطق

۳۰ مارچ۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب نے مدرسۃ البنات جالندھر کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے پر یقین رکھنا ہی ایمان ہے۔ ایمان صرف اسی عقیدے کا نام ہے۔ کہ رسول کریم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آ سکتا۔ نماز کچھ چیز نہیں۔ روزہ کچھ چیز نہیں۔ زکوٰۃ اور حج کچھ چیز نہیں۔ اسلام کی بنیاد اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم سمجھنا ہے۔

اس کی یہ دلیل پیش کی۔ کہ "چونکہ عبدیت ختم ہوگئی ہے اس لئے نبوت بھی ختم ہوگئی ہے رسول کریم خدا کے کامل عبد تھے۔ اس لئے جیسے عبدیت بند ہوگئی۔ نبوت بھی بند ہوگئی"۔

لیکن کیا مولوی صاحب بتائیں گے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل عبودیت کا یہی مطلب ہے۔ کہ اب کوئی بھی خدا کا عبد کسی رنگ میں نہیں بن سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگ اس سے سرکش ہو جائیں اور اپنے آپ کو اس کی عبودیت سے الگ کریں۔

قرآن کریم سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی زندگی کا مقصد ہی خدا تعالیٰ کا عبد بننا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے کامل عبد تھے۔ یعنی کوئی انسان آپ کے بعد عبودیت کے اس مقام تک نہیں پہنچا یا نہیں پہنچ سکتا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھا۔ یہی مطلب آپ کے آخری نبی ہونے کا ہے۔ یعنی اب کوئی نبوت کے اس مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا۔ ہاں آپ کی اتباع اور آپ کی غلامی میں نبوت کے مقام پر فائز ہو سکتا ہے۔ (نامہ نگار)

شہر مونگیر میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

یکم اپریل ۱۹۳۵ء بعد از نماز مغرب ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے احمدیت کا پیغام اہل مونگیر کو سنایا۔ فاضل مقرر نے نہایت لطیف پیرایہ میں حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ باوجود اختلاف عقائد کے دوسرے مسلمان بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ ہماری باتوں کو سنیں۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت سرور انبیاء خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے۔ ان سے انکی قوم اختلاف رکھتی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ انسانی آواز کو سن لینے کے بعد ایمان لاتی رہی اس لطیف تمہید کا یہ اثر ہوا۔ کہ غیر احمدی احباب جو کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے تھے نہایت توجہ سے آخر وقت تک لیکچر سنتے رہے۔ مولوی صاحب موصوف نے وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام از روئے قرآن کریم ایک نئے اور لطیف پیرایہ میں ثابت کی۔ اس کے بعد بیان کیا۔ کہ ہم اور دوسرے مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ ہم سے اختلاف رکھنے والے یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور آپ کا شاگرد ہوگا۔ بعد ازاں نبوت کا مسئلہ نہایت واضح طور پر بیان فرمایا۔ حکیم خلیل احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ ہم سے اختلاف رکھنے والے دوستوں کو چاہیے۔ کہ وہ بارگاہ ایزدی میں حضور قلب سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حق ان پر کھول دے۔ پھر یہ بھی نصیحت فرمائی۔ کہ وہ احمدیت کی تحقیقات مخالفین کی کتب کی بجائے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کی کتابوں سے کریں۔

(خاکسار عبدالباقی ایم اے پراونشل جنرل سکرٹری)

ایک طبیب کے متعلق اعلان

ایک پنجاب یونیورسٹی کے سند یافتہ طبیب جو دس بارہ سال کا تجربہ رکھتے ہیں۔ فارغ ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کو دوائی خانہ کھلوا دیں یا کسی میونسپلٹی میں یا کسی ریاست میں بطور طبی مشیر ملازم کرا سکتے ہوں۔ تو ازراہ مہربانی دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کے پڑھنے سے بھلا ہی بھلا ہے

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے۔ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے بے روزگاری بھی ایک آفت جان ہے۔ خدا دنیا میں کسی کو بے روزگار نہ کرے۔ خوشحالی اور لطف زندگانی کا ایک اعلیٰ ذریعہ فن صابون سازی بھی ہے۔ جس سے ہزاروں فاقہ کش اور کس مپرس اشخاص رنگے گئے۔ اور لاکھوں کے بن گئے۔ یہ عظیم الشان ہنر پندرہ سال سے ہم سکھاتے ہیں اور معززین کی بے شمار سندات رکھتے ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ بے روزگاروں کو گھر بیٹھے کپڑا دھونے کے اعلےٰ ترین صابون فی من پیکا صرف۔ پانچ چھ روپیہ لاگت کے اور انگریزی صابون ہر قسم کے ہم خدا کے فضل سے ماسٹر اور ماہر بنا دیتے ہیں۔ آپ اپنے ہاتھوں تیار کر کے بے اختیار پکار اٹھیں گے۔ کہ اس قدر سستے خوبصورت۔ بے عیب اور نہایت آسان صابون نہ پہلے دیکھے نہ سنے۔ قلیل سرمایہ سے دوگنا منافع کا یہی کام ہے۔ یہ سچ مچ کیمیا ہے۔ اللہ کا نام لے کر کمر بستہ بن کر بے روزگاری کو اب دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دیجئے۔ چار نسخے بذریعہ وی۔ پی تحریری معاہدہ بھیجے جائیں گے۔ اگر ان صابونوں میں کوئی بھی نقص ثابت ہو۔ تو حلفیہ بیان پر فیس واپس مع پانچ روپے انعام کی جائے گی۔ آج تک تیس روپے فیس لیتے رہے۔ مگر ہمدردی بیروزگاران کی خاطر آج سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک صرف تین روپے فیس کا اعلان کرتے ہیں۔ سیکھے جس کا جی چاہے۔ انعامی تین نسخے تیز تند کہ ایک دن میں بنا سنے بے ضرر بال اڑانے کا پوڈر بنانے اور پانچ منٹ میں سیاہ خوشنما بال بنانے کے بے ضرر خضاب کے نسخے ساتھ مفت لکھ کر بھیجے جائیں گے۔

پتہ:۔ **ذوالقرنین اینڈ برادرز قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

جالندھری ... [illegible]

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیضہ۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کے موہنہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت، تندرست مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک۔ گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگانے پر لعہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

میٹرک پاس نوجوان کی ضرورت

مجھے ایک احمدی دوست۔ کی جو کہ میٹرک پاس نوجوان ہو۔ اور ہوشیار ہو۔ اس کی ضرورت ہے تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ پنجاب میں ٹریولنگ کا کام کرنا ہوگا۔ خاصکر پنجابی دوست ہونا ضروری ہے۔ اور فوراً ضرورت ہے۔

خواہشمند احباب فوراً خط و کتابت کریں۔ کرکٹ یا ہاکی کھیلنے والے کو ترجیح دی جائے گی :

ایس ظہور احمد اینڈ سنز
متصل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ

لانگ لائف گھڑیاں

ہماری عام دو تین فہرست میں اگرچہ روپیہ کی بھی گھڑیاں ہیں۔ مگر مندرجہ بالا ہیڈنگ کی مصداق تجربہ شدہ یہی لیور گھڑیاں ہیں۔ جن کی شکلیں دیدہ زیب پرزے۔ اچھے مضبوط جویلز غرض ہر لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ ہماری معلومات و خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ عام مروجہ گھڑیاں سنہری سفید مختلف ڈیزائن کی موجود ہیں۔ قیمت ۵ر ۶ر ۸ر چاندی کی ۱۶ر ۱۸ر رولڈ گولڈ لعہ مع تسمہ و ڈبیا ریڈیم کا ۸ر علاوہ محصول وغیرہ

نمبر	رسٹ واچ	قیمت
۱	نکل لیور	۱۲
"	ریڈیم	۱۳
"	سلور کیس	۱۵
"	رولڈ گولڈ	۱۷
۲	جیبی لیور	۱۲
۳	"	۱۴
۴	سلور	۱۶

المشتہر **منیجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو۔ پی**

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے :

قیمت مع محصولڈاک ۱۲ر صرف

منیجر شفاخانہ ولپذیر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۴ اپریل۔ جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں جرمنی نے جہاں بہت سے ہوائی جہاز تیار کئے ہیں۔ وہاں سمندر میں بھی آٹھ ہوائی مرکز قائم کئے جا رہے ہیں۔

پیرس ۶ اپریل۔ سیاسی حلقوں میں ایک اطلاع ہے۔ کہ سپریم وار کمیٹی نے آج اس بات کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو رنگروٹ ۶ ماہ کے بعد بھرتی کئے جانے والے ہیں۔ اور جو دستے ۲۱ اپریل کو منتشر کئے جانے والے ہیں ان کو مزید تین ماہ تک ٹھیرایا جائے۔

ہوشیارپور ۵ اپریل۔ موضع انب تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور میں ایک بکری نے تین بچے دئے۔ جن میں سے ایک کی شکل آدمی کے بچے کی سی تھی۔ یہ بچہ تقریباً ایک گھنٹہ زندہ رہنے کے بعد مر گیا۔

بمبئی ۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے حادثہ کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق ایک طویل اعلان شائع کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ مگر چونکہ گورنمنٹ ہند نے اس مسودہ کو پسند نہیں کیا اس لئے اس کی اشاعت روک دی گئی ہے۔

ماسکو سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ حال ہی میں ماسکو میں دو سو سائنسدانوں انجینیروں اور ماہرین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ کرہ ہوائی کے بالائی حصوں کے راز معلوم کرنے کے لئے ایک راکٹ تیار کیا جائے۔ جو کم از کم دو سو میل کی بلندی تک پہنچے۔ یہ راکٹ مائع آکسیجن کی مدد سے اوپر چڑھے گا۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

کینیڈا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقاریب کے سلسلہ میں کینیڈا میں ۱۰ لاکھ درخت لگائے جائیں۔ ایک اخبار کی نویس کی تجویز ہے کہ جس دن جوبلی کے سلسلہ میں چھٹی ہو۔ اس دن تمام سکولوں کے طلباء درخت لگانے میں امداد دیں۔

نئی دہلی ۵ اپریل۔ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ سول نافرمانی کے زمانہ میں گورنمنٹ نے خلاف قانون انجمنوں کا جو روپیہ ضبط کیا تھا۔ اس کی تعداد ۳۸۰۴۰۴ روپے ۹ آنے تھی۔ اس روپیہ کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

نئی دہلی میں ایک سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ گذشتہ چھ ماہ میں کوئی سیاسی اسیر رہا نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی سلور جوبلی پر کسی قیدی کو رہا کرنے کا ارادہ ہے۔

ایتھنز ۳ اپریل۔ مقدونیہ میں باغی عنصر ابھی موجود ہے۔ عام خیال کیا جاتا ہے۔ کہ باغی ایک دفعہ پھر حکومت یونان کا تختہ الٹنے کی کوشش کریں گے۔ حکومت کے جاسوس بڑی تیزی سے مصروف تحقیقات ہیں۔

وائنا ۳ اپریل۔ کابینہ کے ایک اجلاس میں آسٹریا نے دول عظمیٰ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اسے از سر نو جبری بھرتی کی اجازت دیں۔ تا انتخابی جبری بھرتی کے ذریعہ آسٹریا کی فوج کی تعداد ۴۰ ہزار کر دی جائے

دہلی ۲ اپریل۔ مسٹر محمد یامین لیڈر نے سکرٹری آف سٹیٹ کو یہ نوٹس دیا ہے۔ کہ جہاں لما قبرستان پر حکومت ناجائز قبضہ کرکے اب وہاں سے سڑک نکالنا چاہتی ہے۔ جو مذہبی جذبات کے منافی ہے۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو قانونی کارروائی کی جائے گی۔

لکھنؤ صوبجات متحدہ کی صنعتی مجلس مالیات کا ایک اجلاس ہوا جس کی رپورٹ میں متحدہ طور پر سفارش کی گئی۔ کہ صوبہ میں ایک صنعتی بنک قائم کیا جائے۔ تاکہ صوبہ کی چھوٹی بڑی صنعتوں کو مدد ملے۔

بغداد ۴ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرات اسفل کے باغی قبائل کو زیر کرنے کے لئے جو فوجی دستے روانہ کئے گئے تھے۔ باغی قبائل نے ان کا زبردست مقابلہ کیا۔ متواتر دو دن کی خونریز جنگ کے بعد باغی نقصان عظیم اٹھا کر منتشر ہو گئے ہیں سرکاری فوجی دستوں کو بھی بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ تاہم بغاوت کچلی گئی ہے۔

برلن۔ برلن میں ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہر ہٹلر صدر جرمنی نے یہ حکم جاری کیا ہے۔ کہ اس مسجد کو بند کر دیا جائے۔ تاکہ غیر ممالک کے لوگ جرمنی میں کسی قسم کا پروپاگنڈہ نہ کر سکیں۔

دارجیلنگ ۴ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سرکلر کے ذریعہ بیرون ضلع کی کسی ہندو عورت یا مرد کا جس کی عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ بغیر پاسپورٹ کے ضلع کی حدود میں داخلہ بند کر دیا ہے۔

حکومت ایران نے قومیت کا ایک نیا قانون پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے ان لوگوں کے جن کے اجداد ایرانی تھے۔ مگر وہ کسی دوسری جگہ پیدا ہوئے ایرانی تسلیم کئے جانے پر قیود عائد کی گئی ہیں۔ غیر ایرانی اشخاص کی اولاد کم سے کم ۱۸ سال ایران میں رہنے کے بعد ایرانی قومیت کے حقوق حاصل کر سکے گی۔ کوئی غیر ملکی شخص اس وقت تک نہ ایرانی رعایا قرار پا سکتا ہے اور نہ کسی ایرانی عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ جب تک ایران میں مسلسل پانچ سال بود و باش نہ رکھے۔ اور وہاں غیر منقولہ جائداد کا مالک نہ ہو۔

حکومت فرانس اور ترکی کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے فرانس کی اجناس ترکی بھیجی جائیں گی۔ اور ان کے عوض فرانس ترکی کا کوئلہ اور تانبا ایک کروڑ پونڈ کی مالیت خریدے گا۔

سلطان ابن سعود پر حدود حرم میں جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ اس کی جو تفاصیل ڈیلی میل لنڈن نے شائع کی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تین حملہ آوروں میں سے دو یمنی فوج کے ملازم تھے۔ اور حجاز میں داخل ہونے کے لئے انہیں امام یحییٰ کے بیٹے کے دستخطوں سے پاسپورٹ دیا گیا تھا۔ سلطان نے یمنی حاجیوں کے ساتھ کسی قسم کے تشدد یا سختی کی ممانعت کر دی ہے۔

لاہور ۷ اپریل۔ مسلم لیگ کا اجلاس ۲۱۔۲۲ اپریل لاہور میں منعقد ہو رہا ہے مجلس استقبالیہ کے صدر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین مقرر ہوئے ہیں۔

میلان (بذریعہ ڈاک) یونان میں دوبارہ بادشاہت کے قیام کا سوال اس وقت سیاسیات یونان میں دلچسپی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ملک معظم انگلستان کے فرزند ڈیوک آف کینٹ کو شاید یہ اعزاز نصیب ہو۔ شہزادہ موصوف نے حال میں یونان کی شہزادی میرینا سے شادی کی ہے۔

میرٹھ ۶ اپریل کمشنر نے میرٹھ ڈسٹرکٹ بورڈ کو لکھا تھا۔ کہ سلور جوبلی کی تقریب پر ڈسٹرکٹ بورڈ کی عمارتوں پر چراغاں کیا جائے جس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگرچہ ڈسٹرکٹ بورڈ ملک معظم کی ذات کا پورا احترام کرتی ہے مگر آپ کے عہد حکومت میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر ڈسٹرکٹ بورڈ حکومت کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں

لائل پور ۱۶ اپریل۔ رانا فیروز دین بیرسٹر کے چودہ سالہ لڑکے اعجاز احمد کو سشن جج نے سات سال قید کی سزا کا حکم سنایا۔ کچھ عرصہ ہوا سکول سے واپس آتے ہوئے ایک ہندو لڑکے کے ساتھ اس کی لڑائی ہو گئی۔ جو اس کے چاقو کے زخموں سے جانبر نہ ہو سکا۔

لاہور ۷ اپریل۔ اخبار زمیندار کی دو اشاعتیں جن میں حادثہ کراچی کی تفاصیل درج تھیں۔ کراچی میں ضبط کر لیا گیا ہے۔ زمیندار نے کراچی نمبر شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مگر اب ڈر کے مارے اس اشاعت کو ملتوی کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

حکومت اٹلی نے اپنے ملک میں ہندوستان کی بیمہ کمپنیوں کو کاروبار کی ممانعت کر دی ہے۔ حالانکہ اٹلی والوں کی درجنوں بیمہ کمپنیاں ہندوستان میں کاروبار کر رہی ہیں دیکھنا چاہئے۔ حکومت ہند کیا کارروائی کرتی ہے۔

نئی دہلی ۷ اپریل۔ مسٹر گری ممبر نے اس تحریک کو اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ تعزیرات ہند میں پھانسی کی سزا نہ رکھی جائے۔

لاہور ۷ اپریل۔ پنجاب پولیٹیکل کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ جس میں کئی قراردادیں پاس ہوئیں۔ پنجاب کے زمینداروں کے مالیہ میں ۵۰ فیصدی کی نیز مالیہ کو انکم ٹیکس کے اصول پر وصول کرنے حادثہ کراچی کے متعلق حکومت کی مذمت اور کمیونل ایوارڈ کی مذمت کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ نیز فیصلہ کیا گیا۔ کہ لوگوں کو سلور جوبلی کی تقریب سے باز رکھنے کے لئے پر زور آواز اٹھائی جائے۔ اور ان ایجنسیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ جو اس تقریب کے لئے روپیہ فراہم کر رہی ہیں کانفرنس نے قرار دیا۔ کہ ملک ان رسموں کو منانے کے لئے تیار نہیں۔ جن کا مقصد امپیریلزم کو تقویت دینا ہو۔

ہوشیارپور ۵ اپریل۔ موضع چاہل میں ایک چھکڑے پر جس میں بیل جتے ہوئے تھے۔ بجلی گری۔ بیل فوراً ہلاک ہو گئے۔ ایک آدمی شدید